منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان بمہر محتاج بخاتم
باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدی

توریت بلا تحریف انجیل تبجیل
گویان صفت و سیرت مبرور محمدی

نمبر ۳۲ | مطبوعہ ۱۵ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہار یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبول اسلام

(کراچی مین)

ایک پارسی عورت مشرف باسلام ہوی - جریدہ

حسن علی عیسوی کا رسالہ

عیسائیون کی تحریرات کی وقعت تو ناظرین پر بخوبی ظاہر ہے اور جو تردیدات کتب انصاری کی بذریعہ کتب اہل اسلام و اخبار منشور محمدی کے شایع ہوتے ہین وہ بخوبی ان کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہین اور خاصکر وہ مضمون "جو عیسائیون کے کتابین اور رسالے" کے عنوان سے شایع ہوا تہا کہلے طور پر اس کتاب کی جس کے مصنف پر عیسائیون کو ناز ہے اور جو بنام سیرۃ المسیح والمحمد مصنفہ کی گئی ہے پوری پوری حقیقت اور کیفیت اور وقعت ان کی تحریرات و تصنیفات کی ظاہر کرتا ہی ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب مولوی محمد تفضل حسین صاحب ساکن کلکتہ نے ایک کتاب بنام برہان کامل دافع بہتان باطل ایک عیسائی کے تصنیف کے جواب مین تصنیف کی تہی اسکا جواب ایک عیسائی حسن علی نے لکہا ہے - ہم اس کتاب کے نسبت اسکے سوا اور کچہ نہین کہہ سکتے کہ یہ ایک عیسائی کی تصنیف ہے - انشاء اللہ اوسکا جواب بذریعہ منشور محمدی عنقریب شایع ہوگا - فی الحال جناب مولوی غلام محمد صاحب سورتی نے اسکے آخری حصہ کا جواب جہان فصاحت قرآن مجید پر اعتراض کیا ہے - لکہہ کر بغرض طبع ارسال فرمایا ہے جو یہان لکہا جاتا ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ اہل اسلام کا برابر دعوی یہ ہے کہ قرآن مجید افصح اللسان ہے اسکی فصاحت اور بلاغت کے برابر کوی کتاب دنیا مین نہین ہے اسوجہ سے یہ کتاب کلام ربانی کی دلیل ہے لیکن یہ دعوی بلا دلیل باطل و نامسموع ہے اسکی عبارت خلاف قاعدہ صرف و نحو و علم معانی ہے - یحسب یحسبون تحسبون یحصمون یحصمون

لیکونا لاصلین یہ کس باب سے ہین براہ مہربانی ان کے "اداب" کے نام فرمائے۔

جواب یحسب یحسبون تحسبون سمع یسمع سے ہے اور کبھی بکسر عین مضارع بمعنی تمرد ن فقط کے بھی آتا ہے اور وجہ قلت کی یہ ہے کہ فعل یفعل بکسر العین فیہما کو شرط ہے کہ مثال واوی ہو جیسا کہ شافیہ سے ظاہر و باہر ہے۔ وان کان علی فعل فتحت عینہ او کسرت ان کان مثالا۔ اور بعضون نے اسکے شاذ ہونے پر تصریح کی ہے یخصمون یخصمون باب افتعال سے ہے حرکت تاء کو حذف کرکے ماقبل مین ادغام کیا موافق قاعدہ۔ ویجوز الادغام اذا وقع بعد تاء الافتعال حرف من حروف تدفر سمضطظ کے اور بسبب اجتماع ساکنین اور بلحاظ اذا حرک حرک بالکسر خاء کو کسرہ دیا یخصمون ہوا اور اتباع یا کسرہ خاء سے یخصمون ہوا اور لیکونا باب نصر ینصر سے ہے واحد مذکر غائب تاکید بانون خفیفہ بقاعدہ والمخففۃ المفتوحۃ ما قبلہا تقلب الفا (شرح جامی) کے نون الف ہوا۔ لاصلین باب تفعل سے ہے صیغہ واحد متکلم

سوال یسوسی الجران لیسوی صیغہ واحد مضارع ہے جران تثنیہ ہے واحد کا صیغہ تثنیہ کے لئے کس قاعدہ سے استعمال کیا۔

جواب بقاعدہ (بیت) وجرد الفعل اذا ما اسندا لاثنین او جمع کفاز الشہدا۔

سوال بذان خصمان اختصموا فی ربہم۔ بذان تثنیہ اسم اشارہ خصمان مشار الیہ تثنیہ ہے اختصموا صیغہ جمع مذکر غائب ماضی ہے اگر عبارت یون ہوتی کہ ہذان

انتصما فی ربہم یا ہولاء خصام اختصموا فی ربہم۔ تو از روئے قاعدہ صرف و نحو درست ہوتی پس تثنیہ کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کرنا خلاف قاعدہ و محاورہ ہے۔

جواب تطابق ضمیر و مرجع مین شرط ہے لیکن یہ ضرور نہین کہ لفظاً و معناً تطابق ہونا شرط ہو۔ پس خصم صفت او رموصوف اسکا فوج ہے یا فریق تو گویا عبارت یون ہوی ہذان فوجان او فریقان اختصموا پس اختصموا باعتبار معنی فوجان یا فریقان کے ہے او رہذان باعتبار لفظ۔

سوال نقض معمول کا عامل کون ہے کہ جسکے سبب سے من مجرور ہے یعنے زیر ہے (کیا عمدہ تفسیر مجرور کی ہوی)

جواب باء ہے او رما زائدہ ہے او رما زایدہ مانع عمل نہین ہے۔ (بیت) وبعد من وعن وباء زید ما۔

فلم یعق عن عمل قد علما۔

سوال ولا تجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ہی احسن۔ التی اسم موصول مونث ہے او رہی ضمیر مونث راجع طرف مرجع التی ہی احسن صیغہ مذکر افعل التفضیل ہے اگر یون عبارت ہوتی کہ بالتی ہی حسنی تو از روئے قاعدہ صرف و نحو درست ہوتی۔

جواب افعل التفضیل مجرد عن الف و لام کو لازم ہے کہ ہمیشہ مفرد مذکر رہے۔ بیت۔ وان لمنکور یضف او جردا۔ الزم تذکیرا وان یوحدا۔ اسی وجہ سے والزید و افضل من عمرو۔ او رو الہندات افضل من عمر کہا جاتا ہے کذا فی ابن عقیل شرح الفیہ۔

سوال فما کان جواب قومہ۔ کان اسم کو رفع او رخبر

کو نصب کرتا ہے جواب کی ب پر نصب کیون ہے کان کا اسم کون ہے۔

جواب کان کا اسم الا ان قالوا ہے اور جواب خبر ہے اسوجہ سے منصوب ہے۔

سوال وان اللہ لمع المحسنین۔ ان ناصب اسم و رافع خبر ہے اَنَّ کی خبر کہان مرفوع ہے۔

جواب لفظ مع مین دو مذہب ہے ایک یہ کہ یہ حرف ہے اور دوسرا یہ کہ اسم بہر طور اسمین معنے استقرار کے ہین۔ جیسا کہ ان زیدا فی الدار سو مع معہ متعلق کے خبر ہوگا وہ بیشک مرفوع ہے۔

سوال کان عاقبۃ الذین اساؤا السوی۔ لیس فی جہنم مثوی للکافرین۔ کان ولیس رافع اسم و ناصب خبر ہے کان ولیس کا اسم مرفوع کون ہے۔

جواب اسم کان کا السوی ہے اور اسم لیس کا مثوی اور دونون پر ضمہ تقدیری ہے۔

سوال اذا اسم مبنی پر تنوین کیون ہے۔

جواب عوض مین مضاف الیہ کے اور یہ کلام عرب مین کثیر ہے۔ کیومئذ وحینئذ وغیرہ ذالک کما لا یخفی۔

سوال ابن مسعود رض تکتموا کو تکتمون کیون پڑہتے تھے

جواب اس قرات پر بھی ان زائد اسواسطے اور ترکیب مین یہ جملہ حال واقع ہوا ہے۔

سوال وما یاتیہم من رسول اس عبارت مین یاتی کا فاعل از روئے قاعدہ نحو کون ہے من حرف جار رسول مجرور ملکے فاعل وغیرہ نہین ہوتا ہے بلکہ متعلق فعل وغیرہ ہوتا ہے اگر عبارت وما یاتیہم رسول من ربہم ہوتی تو بحسب قاعدہ درست ہوتی۔

جواب جار مجرور کا متعلق ہونا جبر اصلی مین ہے ہر جار مجرور کا متعلق ہونا ضروری نہین ورنہ پادری صاحب سے استفسار ہے کہ بحسبک زیدا اور والتی بیدہ اور حسبک بزید کے جار مجرور کس سے متعلق ہے اور یاتی کا فاعل رسول ہے اور من زاید ہے۔

سوال فقال ان ہذا الا سحر یوثر۔ قال الکافرون ان ہذا لساحرون مبین لقال الذین کفروا ان ہذا الا سحر مبین۔ وقالوا لولا انزل علیہ ملک۔ اذ یقول الظلمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا۔ یہ کلام کفار کا فصیح ہے یا ثقیل اگر فصیح ہوا تو کب سے ہوا آیا جب سے باریتعالی نے استعمال کیا تب سے فصیح ہوا یا پیشتر سے فصیح تہا اگر ماقبل ثقیل تھا اللہ تعالی نے کلام کفار مین کیا چیز ملائی کہ جسکے سبب سے ثقالت سے مبدل ہوگئی۔

جواب بعد تسلیم کہ یہی الفاظ کفار کے بعینہ ہے فصیح پیشتر سے ہے لیکن بلیغ بعد استعمال باریتعالی کے کیونکہ رعایت جمیع انجاء مقتضی حال سے انسان عاجز ہے اسی وجہ سے باوجود تحدی۔ فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ کے جمیع معاندین کفار وغیرہ بلغاء عاجز رہے اور اخیر لزنا قبول کیا۔

سوال۔ ولیجدوا لام امر کو کس قاعدہ سے ساکن کیا۔

جواب لام امر درج مین ساکن ہوتا ہے کذا فی الشافیہ۔

سوال ینقلب کی ب کیون ساکن ہے۔

جواب۔ جواب مین امر کے واقع ہونے سے۔

باقی آیندہ۔

مذہبی حالات رنگون

جناب ابراہیم یوسف کاکا سکرٹری مدرسہ اسلامیہ رنگون تحریر فرماتے ہین کہ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک پادری صاحب یہان پر رنگون مین وارد ہین سو لوگون کو مذہب عیسائی کی تلقین دینے شروع کی بعد ہر انوار کو برسر سڑک کہڑے ہوکر سادہ لوح اشخاص کو بہکانا شروع کیا۔ چونکہ یہ امر خطرہ سے خالی نہین تھا اسلئے اس خاکسار نے پادری صاحب کو اسلام کی حقانیت کا یقین دلانیکا ارادہ کیا یہان تک کہ اوس سے سات مقابلہ کی نوبت پہونچی۔ اگرچہ اول اول وہ ایک دو مقابلون مین سوال وجواب کرتا رہا مگر اخیر کو حیلہ جوئی کو کام مین لایا اور عذر وبہانہ کرکے مقابلہ سے پہلوتہی کیا اوسکے کافور ہونے کے بعد اسی بات پر اوس کے پیرؤن سے ہمارا جھگڑا ہوا۔ جسمین اخیر یہان تک نوبت پہونچی کہ اونہون نے حقانیت اسلام کا اقرار کیا۔ اور آیندہ اپنی پرچار مین مذہب اسلام کے خلاف کوئی حجت پیش کرینگا دعوی یک قلم چہوڑ دیا۔

الغرض پھر اس خیال سے کہ چونکہ اسلام دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے اور جاہل بے علم لڑکے جنکا کوئی وارث باقی نہین رہا اور وہ علم سے بالکل بے بہرہ ہین اور مذہب اسلام کی حقانیت سے مطلق ناواقف ہین خواہ مخواہ ان عیسائی پرچارز کے دام مین پھنس جاتے ہین۔ ان کی تعلیم وتربیت کے لئے ایک مدرسہ موسوم بہ مدرسہ اسلامیہ رنگون ماہ اگست ۱۸۸۸ء مین قایم کیا جسمین دینی اور دنیوی دونون قسم کی تعلیم دینے کا انتظام کیا اور مختلف قسم کی تعلیم کے لئے مختلف اوستاد مقرر کئے گئے۔ چنانچہ یہ مدرسہ بفضل جل جلالہ آجتک بدستور جاری ہے اور اپنے ہر طرحکے ارادون مین حمیت ایزدی سے تا حال کامیاب ہوا ہے اس مدرسہ مین انگریزی فارسی عربی اردو حساب وغیرہ ان تمام مضامین کی شبانہ روز تعلیم ہوتی ہے جو فی زمانہ گورنمنٹ کے سکولات مین جاری ہین اور خداوند تعالی کے فضل وکرم سے دن رات اسلام کی ترقی مدنظر ہے اور غریب یتیم بچون کو کل کتابین مدرسہ کے طرف سے ملتے ہین اور حتی الوسع اونکی ہر طرحسے رعایت کی جاتی ہے

جب سے یہ مدرسہ قایم ہوا ہے تب سے اسوقت تک دو شخص نے نور ہدایت سے راہ راست اختیار کیا ہے اور مشرف باسلام ہوے ہین جنمین ایک شخص جسکا پہلا نام سیا آہ تہا اور اب ابراہیم ہے یہ شخص رہا کا باشندہ ہے اور مسلمان ہونے کے وقت تیس روپیہ ماہوار پاتا تہا اور دوسرا جسکا پہلا نام الپواحی تہا اور اب اوسکا نام نور احمد رکہا گیا ہے میسور کا باشندہ عیسائی مذہب کا ہے اور اب وہ بموجب شرع اسلام ہر طرحسے اصول مذہبی کے پابند ہین۔

مگر اب تہوڑا عرصہ گذرتا ہے یعنے قریبا ایک ماہ گذرتا ہے کہ ایک دو ورقہ پرچہ مطبوعہ مشن پریس لودہیانہ باہتمام پادری نیوتن صاحب یہان رنگون مین اون ہی (illegible) نے تقسیم کیا جسمین سوائے توہین مذہب اسلام کوئی اور بیان نہین تہا

اور خصوصاً سرور کائنات رسول اللہ صلعم کی رسالت کے
انکار مین بہت کچھ جبک مارا تہا اور دلایات دلائل سے
ان کو ثابت کیا تہا چونکہ اول تو اونہون نے فسخ عہد کیا
اور دوسرا خاص اسلام پر اس قسم کی چوٹین کین تو ضرور
ہوا کہ اس امینٹ کا جواب اون کو پتھر سے دیا جائے
چنانچہ اسی واسطے یکشنبہ آیندہ جب وہ پرچ کر رہے
تھے ہم نے ان کو کہلا بہیجا کہ ہم تمہارے پرچہ کی تحریر کا
جواب دینے کو آئے ہین بہتر ہے کہ تم ان کو سنکر اپنی
اغلاط کی اصلاح کر لو۔ مگر اونہون نے کچھ پرواہ نہ کی
اور بات کو کسی اور موقعہ پر ٹالدیا۔ اسپر ہم نے
ان کے پہلو مین کہڑے ہوکر اون کے برخلاف وعظ
کہنا شروع کیا اور ساری خلق کے سامنے ان کے منہہ
پر تلوارین مارنی شروع کی جسکا انجام یہ ہوا ہے کہ
اب وہ نقل مکان پر آمادہ ہین اور منہہ چہپائے ہوے
ہین آمین ثم آمین۔ خدا اسلام کا ستارہ اس سے بہی
زیادہ بلند کرے۔ اور خدا کرے ایک دن وہ آوے
کہ یہ ستارہ فلک اوج پر آفتاب و ماہتاب ہوکر چمکے۔
آمین ثم آمین۔

کتاب راہ نجات پر دہرم جیون کا ریمارک اور مصنف راہ نجات کی سرسری نظر

ہمارے ملک ہند مین اردو کے عام رواج نے عوام کو
سخت گمراہی مین بڑی سرگرمی سے پا بزنجیر کر دیا ہے
جسکو دیکہئے اور جسطرف نظر دوڑائے وہی صاحب
تصانیف و تالیفات نظر آتا ہے گو علمی لیاقت و
معلومات خبر و آہی اوس سے مفقود ہون اور اگرچہ
علم و علم دالم وغیرہ مین مطلقاً تمیز نہ کر سکے مگر ایک دو
صفحہ یا جزو کے ایک یا چند رسایل لکہہ کر شایع کرنا
اور ہندوستانی اردو مصنفین کے کہلیان مین شریک
ہونا تو کچھ بات ہی نہین گو کیسے ہی ناقص خیالات
کا کبندہ ناتراش ہو مگر کچھ ادہر کچھ ادہر سے خوشہ
چینی اور سرقہ کرکے زمرۂ مصنفین و مؤلفین مین داخل
ہونا بڑا فخر و نمود سمجہا جاتا ہے۔ اسپر طرفہ یہ کہ خود
کو الہی خیالات کا مخزن سمجہ کر جامۂ ہستی مین پہولے
نہین سماتے اور جب ان کو ان کے ناقص خیالات
و بیہودہ مقالات پر کوئی ذی علم و خدا پرست متنبہ
کرتا ہے تو مطلقاً خیال مین نہین لاتے اور مضحکہ مین
اڑاتے ہین۔

یہ سب باتین ہمارے عیسائی بہائیون مین کالشمس فی
موجود ہین۔ ان مین کوئی شاذ ہے عیسائی ایسا ہو جو
مصنف یا مؤلف نہ کہلاتا ہو اور باوجودیکہ ان کے خیالات
کی تردید ہیئت مجموعی قرار واقعی اسلامی رسائل اور
کتب مطولہ و مختصرہ و اخبارات مین (جو مقابلہ عیسویت
مروج ہین) بارہا ہو چکی ہے مگر یہ حضرات کچھ ایسے خود
خرگوش مین غلطان ہین کہ کچھ خبر نہین گویا ان کے خیالات
فی نفسہ پبلک پر آج ہی ظاہر ہوتی ہین اور گویا کہ انہون
نے ہماری اعتراضات کو بالکلیہ رفع کر دیا ہے یا وہ
کوئی نئی اجنبی بات کہتے ہین جسکی آواز دنیا کے کانون
نے ہنوز نہین سنی۔

بہلا یہ ہی کوئی انسانیت ہے کہ خواہ مخواہ فضول تحریرات
سے (جنکی بارہا معقول و مدلل طور پر بیخ کنی ہو چکی ہے)

کاغذکو بار بار سیاہ کیا جاتا ہے۔ ... فکر ہرن اقدر ہمت اوست

ہم اپنے بعض عیسائیون کو معذور سمجھ کر اصل مدعا کے
طرف رجوع کرتے ہین۔

دہرم جیون اخبار تو ہمارے نظر سے ہنوز نہین گذرا
اور نہ رسالہ راہ نجات البتہ حامی اسلام حضرت
مولوی محمد شریف صاحب مالک منشور محمدی کی توجہ کرمانہ
کی برکت سے آج چند پرچہ اخبارات **نور افشان** کے
مطالعہ کا اتفاق ہوا۔ نمبر ۲۳ جلد ۱۶ نور افشان مطبوعہ
۱۴ جون سنہ ۱۸۸۹ء مین ایک مضمون مسمون بعنوان کتاب
راہ نجات پر دہرم جیون کے ریمارک
پر ایک سرسری نظر مسٹر ایم حنیف صاحب عیسائی
مولف راہ نجات کیطرف سے شایع ہوا تھا جو آج ہی ہمارے
نظر سے گذرا۔ اگرچہ دہرم جیون کا اڈیٹر اور مسٹر مذکور
ہمارے نزدیک دونون برابر ہین۔ دونون صاحب سے
ہم کو کوئی ذاتی مخاصمت نہین اور مذہبی مخالفت مین
دونون یکسان ہین مگر انصاف متقاضی ہوا کہ ہم دونون
کے خیالات کو موازنہ صداقت و عدالت مین وزن
کرین لہذا مسٹر ایم حنیف یا انکا کوئی ہم ردیف ہمپر
جانبداری کا الزام نہین لگا سکتے۔

دہرم جیون کے اس قول کی تردید مین کہ یہ غلطی
کہ انسان محدود زندگی مین بیشمار گناہ کرتا ہے،
فرماتے ہین۔

نہ لفظ پر ایک فقرہ مین دو جگہ کیا ہی لطف دیتا ہے
اور محاورہ و ربط عبارت کیطرح ہی دلچسپ ہے ناظرین مسٹر ایم
حنیف کی لیاقت کو غور کرین یہ حضرت مصنف ہین۔ غلام معنی۔

قول جب روح کی رغبت بدی کی طرف مائل ہو گئی تو
جسم سے علحدہ ہونے کے بعد بھی روح گناہ کرتی رہتی
ہے۔ جیسے جسم کے گناہ ہین ویسے ہی روح کے گناہ ہین
جسم کے گناہ جسم کی محدود زندگی مین ختم ہو جاتے
ہین پر روح کے گناہ برابر جاری رہتے ہین۔ اور اگر
یہ سچ ہے کہ روح کو بقا ہے تو ظاہر ہے کہ ناپاک روح
دنیا سے علحدہ ہونے کے بعد بھی اپنی جاودانی ہستی
مین گناہ کی مرتکب ہوگی۔

اقول یہ مسٹر صاحب کی صریح غلطی ہے کہ روح کو عالم
ارواح مین گناہ کا مرتکب قرار دیتے ہین کیونکہ انجیلی
تعلیم سے بھی ثابت ہے کہ گناہ کا بانی شیطان ہے اور
سرشت آدم مین اوس نے گناہ کا بیج بویا ہے۔
چونکہ شیطانی تعلقات عالم اجسام ہی مین محدود ہین تو
معلوم ہوا کہ گناہ متعلق اجسام ہے شیطانی فطرات
عالم روحانی مین عقلاً و نقلاً آجتک ثابت نہین ہوے
ورنہ لازم آئیگا کہ ملائکہ ملاء اعلیٰ بھی (جنکا وجود دلیل
سے ثابت ہے) گناہگار اور انسان کیطرح فریبی
و مکار ہون نعوذ باللہ۔ اور یہ صریح غلطی و بہتان
ہے اس صورت مین مسٹر صاحب کے عالم ارواح مین روحون
اور ملائکہ کے لئے کوئی دوسرا کفارہ ثابت کرنا چاہیے
کیونکہ بقول جمہور عیسائیان مسیح تو دنیا مین گناہ آدم
کے کفارہ جسمانی اصلیت پر ہین۔
مان اسمین کوئی شک نہین کہ کفار و مشرکین کی روحین
جو بلا توبہ مرگئی ابدی جہنم مین داخل ہونگے وجہ اسکی
مصلحت الٰہی مین بجز اسکے اور کچھ نہین معلوم ہوتی کہ

ان کو انبیا کی معرفت بار بار ہدایت کی گئی اور وہ راہ راست
پر نہ آئے اون کو معجزات و دلایل قویہ سے سمجھایا گیا اور
دے نہ مانے اون کو اقسام اقسام کے وعید اور طرح طرح کے
عذاب سے ڈرایا گیا اور وے متنبہ نہوے۔ پس ایک تو
وہ گنہگار رہے دوسری یہ بڑی نافرمانی کی کہ خدا کی
تحقیر کی پس اسلئے ابدی سزا کے سزاوار ہین کیونکہ علاوہ
گنہگاری کے اونہون نے ارشادات و ہدایات ربانی
کو حقیر جانا۔ اسلئے نہین کہ وہ مسیح کے کفارہ والوہیت
پر ایمان نہ لائے یا صرف وہ گنہگار رہے تھے۔

مسٹر صاحب نے گناہ کو عالم ارواح مین اوسی کم فہمی سے
جاری رکھا جس سے وہ مسیح ابن مریم کو خدا یا خدا کا
شریک ٹھہراتے ہین یا توحید مطلق و ذاتی مین تثلیث
عارضی کو ملاتے ہین۔

مسیح سے پہلے نبیون اور ان کی امتون نے کفارہ و
الوہیت مسیح کو نمانا تو کیا مسٹر صاحب کی راہ نجات مین
وے بھی مستحق نجات نہین اسکا جواب مسٹر صاحب
براہ راست منشور محمدی کو عنایت فرمائین۔

قولہ جب انسانی سلطنت کی جو آج ہے اور کل برباد
ہو جاتی ہے بغاوت کرنا یہ قدر رکھتی ہے (یعنے موت)
تو اس لازوال سلطنت اور ابدی حکومت کی جو لامحدود
خدا کی ہے بغاوت کرنے کی آپ ہی بتا دین (مخاطب
دہرم جیون) کہ کیا سزا ہونی چاہئے چند دن یا لامحدود

اقول خداوند بے مثال و بے ہمتا واحد و یکتا کے
الٰہی اسرار کو و دینوی حکام اور اوسکی مخلوق کے
قوانین و دستور العمل سے مشابہ کرنا آپ ہی جیسے

ذی لیاقت و بیدار مغز انسان کا کام ہے۔ مسٹر صاحب
پر نسبت خاک را با عالم پاک۔ آدمی سخت بیرحم ظالم
بھی ہوتی ہین مگر خدا کی ذات برعکس اسکے رحیم و کریم
و حلیم و غفور و عادل ہے۔ دینوی حکام کے باغی ابتدا
بغاوت ہی سے قابل جلاوطنی و مستحق عذاب ہوتی
ہین مگر خدا کسیکو غارت نہین کر دیتا کسیکا رزق بند
نہین کرتا بلکہ نہایت شفقت و نرمی سے اوسکو بار
بار اپنی آغوش رحمت مین لینا چاہتا ہے یہ بات تجربہ
کی کثرت سے محتاج ثبوت و سند کی نہین۔ خدا سے
باغی وہ لوگ ہین جنہون نے اوسکی وحدانیت کو نجانا
اوس کے نبیون کو رسالتہ نہ پہچانا یا خدا کو جانا مگر
اوسکی الٰہی صفات مین عیب لگایا اور شرک کی بلا
مین گرفتار ہو گئے جیسے مسیح کی رسالت کو الوہیت
مین شمار کیا گیا ہے۔ کچھ بت پرست بھی باغی نہین
سو یہ بغاوت بلاشک قابل مغفرت نہین بشرطیکہ توبہ
کی ہو۔ اور جو لوگ خدا کی ذات و صفات اور اوسکی
آیات و ہدایات پر واقعی طور سے ایمان لائے ہین
(جیسے اہل اسلام) اور اوس کے تمام سچے نبیون اور
رسولون کو بھی نبوۃ و رسالتہ واجبی طریقہ سے پہچانا
ہے مگر بمقتضائے بشریت اون سے خطائین بھی سرزد
ہو گئین تو وہ باغی نہین ہو سکتے اور ان کے گناہ
بلا واسطہ کفارہ کے معاف ہی ہو سکتے ہین چنانچہ
توریت مین اکثر جگہ لوگون کے گناہ معاف کئے گئے
اگر مسٹر صاحب سند طلب کرین گے تو ہم حاضر ہین پس
دیکھو پادشاہان دینوی اور الٰہی سلطنت مین کیسا

فرق بین ہے آدمی اپنی سخت دلی سے ایک خطا کو تا زیست
یاد رکھتا اور معاف نہین کرتا ہے اور ہمیشہ انتقام کشی
پر آمادہ رہتا ہے۔

قولہ اگر انسان ضعیف البیان مجاز ہے اور روزمرہ ایسا
کرتا ہے کہ جو گناہ یا قصور اوسکے ان اوسکا معاف
کردے تو پھر کیا اوس قادر مطلق اور سرب شکتمان
پرمیشور کے لئے یہ ایک ادنی سے بات بھی (معافی گناہ)
ناممکن ہے کہ اپنے قصورواروں کو معاف کردے الی قولہ
آپ ہی انصاف کرین۔

اقول یہ آپکا فرمانا نہایت ٹھیک و درست ہے کہ وہ
رحیم و کریم معافی دیسکتا ہے اس مین دہریہ عیسائی جو
معافی کے منکر ہین سخت غلطی مین ہین۔ مگر یہان اتنا ضرور
کہین گے کہ جب آپ اوس قادر مطلق توانا و دانا
کو بندون کے گناہ معاف کرنے پر قادر خیال کرتے
ہین تو کفارہ کیا چیز ہے۔ اگر کفارہ کے ذریعہ وہ گناہ
بخشتا ہے تو معافی کے کیا معنے۔ یہ تو صریح مبادلہ ہے
نہ معافی کہ اپنی ہیبت لی تو گناہ معاف کیا اگر آپ
بلا واسطہ معافی گناہ کے معتقد ہین تو ہم آپ کو مبارکباد
دیتے ہین غالبا آپ کفارہ کو در پردہ کوئی چیز نہین
سمجھتے ہون گے ورنہ معافی گناہ کا اقرار کیا مطلب
رکھتا ہے۔

قولہ البتہ یہ سچ ہے کہ مسیح خداوند کا محض اقرار کرنا
بس نہین۔ نہ یہ کہ کبھی کسی عیسائی سے آپ نے سنا
ہوگا الی قولہ تقدیس مین برتتے جانا وغیرہ۔

اقول درست ہے کہ محض ایمان پر نجات کا مدار
نہین بلکہ اسکے لئے اعمال صالحہ بھی مشروط ہین۔ مگر یہ کہنا
کہ نہ یہ کبھی کسی عیسائی سے سنا ہوگا۔ محض تجاہل عارفانہ
یا دیدہ و دانستہ فریب دینا ہے۔ یا اعتراض سے بچنے
کے لئے ایسا کہنا۔ اگرچہ آپ عیسائی ہین مگر معلوم ہوتا
ہے کہ عیسائی اصول سے کیا آپ تو محض ناواقف ہین۔
یا کوئی اور بناوٹی اسرار ہے۔ ورنہ عیسائیون مین
نجات صرف ایمان ہی پر محدود ہے اعمال کی کوئی
ضرورت نہین یہانتک کہ حضرت پولوس بھی اعمال کو
ضروری نہین سمجھتے۔ شاید آپ یون کہین کہ ہم نے اس
سرسری نظر مین نجات کے لئے اعمال کو ضروری نہین
سمجھا سو ہم کہتے ہین کہ بیشک ضروری سمجھا ہے کیونکہ
آپ فرماتے ہین کہ اس سے برتکر اور بھی ضروری باتین
ہین جن کا ذکر اسی رسالہ (راہ نجات) مین لکھا ہے
یعنے اوسکی (مسیح) روحانی زندگی کی تاثیرات کو اپنے
اوپر لینا اور اوس سے جو فوائد نکلتے ہین ان کو اپنی
جان کی تہ مین رکھنا وغیرہ وغیرہ۔ جس سے یہی نتیجہ
نکلتا ہے کہ اعمال صالحہ کرنا۔ حضرت مسیح ضرور اعمال صالحہ
رکھتے تھے غایۃ المرام یہ کہ پابندی احکام الٰہی تھی۔
ایک خدا کی پرستش کرتے تھے جس سے الوہیت ان
کی ثابت نہین ہوتی بلکہ عبودیت ظاہر ہوتی ہے
کبھی دعوے الوہیت نہ کیا۔ باور نہ ہو تو تواریخ
اناجیل پڑھو اگر آپ ہم سے سند طلب کرین گے
تو ہم پیش کردین گے۔

اب حضرات پولوس کی صرف ایمان پر سرگرمی (جسکو آپ
نجات کے لئے بس نہین سمجھتے) ملاحظہ ہو کہ کس دلیری سے

نجات حاصل نہین کرسکتا اور نہ کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے اوس کے سامنے راستباز نہیگا۔ رومیہ ۳ باب ۲۰ - اعمال ۱۳ باب ۳۹ - ایمان کے آنے سے پیشتر ہم شریعت کے بند مین تھے اور اوس ایمان تک جو ظاہر ہونیوالا تہا۔ نگہبری مین رہے پس شریعت مسیح تک پہنچانے کو ہمارا اوستاد تھرے تاکہ ہم ایمان سے راستباز گنے جاوین پر جب ایمان آچکا تو ہم پھر اوستاد کے تحت مین نہین رہتے گلاتیہ ۳ باب ۲۳ - ۲۴ - آدمی نہ شریعت کے کامون سے بلکہ یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز گنا جاتا ہے ہم بہی مسیح یسوع پر ایمان لائے تاکہ ہم مسیح پر ایمان لانے سے نہ کہ شریعت کے کامون سے راستباز گنے جاوین کیونکہ کوئی بشر شریعت کے کامون سے راستباز گنا نجائیگا - گلاتیہ ۲ باب ۱۶ - اعمال ۱۵ باب تمام - وہ راستی جو خدا کے طرف سے ہے سو اوس مین ظاہر ہے کہ ایمان سے ہے تاکہ ہم ایمان لاوین جیسا کہ لکہا ہے کہ راستباز ایمان سے جیتا رہیگا - رومیہ ۱ باب ۱۷ ہمنے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ آدمی ایمان ہی سے بے اعمال شریعت کے راستباز ٹہرتا ہے۔ رومیہ ۳ باب ۲۸ وغیرہ وغیرہ -

دیکہو مسٹر صاحب اپکی پیشوائے مقدس صرف مسیح کے اقرار کو ہی نجات کے لئے کافی سمجہتے ہین پس یہ کہنا کسقدر لغو ہے کہ مسیح کا اقرار بس نہین اور نہ کوئی عیسائی اسکا معتقد ہے۔ باقی آیندہ

شاگرد کی سعادتمندی اور لیاقت قابل ملاحظہ ہے - ۱۲

تتبع وصایای افلاطون معہ نقل کہ جو وصایا ارسطو پر متضمن ہین -

محتاجون کی حاجت برآری مین لیت ولعل مت کر۔ مصیبت زدون کی مدد کر و مگر جس کی خو بد ہو اور خلقت کو مضر رہو پہنچاے اوس سے متنفر و دشمنک کے فریقین حاضر ہون مقدمہ فیصل نہ کر و حکمت قولی پر قناعت نہ کر و مقصود جانو کیونکہ حکمت قولی کا نتیجہ صرف دنیا مین ہے اور حکمت عملی کا ثمرہ عقبیٰ مین ملتا ہے۔ طلب نیکی مین اگر رنج اوتہاؤگے نیکی رہجائیگی رنج نہ رہیگا اور اگر بدی کی لذت پاؤگے لذت کو تعاقبین اور افسوس و ندامت وایمی ہے یعنی جان لو کہ ایکدن وہ ہوگا کہ آنکہہ ناک کان جملہ حواس بیکار ہوجاوین گے۔ باقی آیندہ۔

اشتہار

رسالہ چودہوین صدی

اردو زبان کے اخبارون اور گلدستون کی اشاعت جو موجودہ زمانہ مین ہوی اس سے اردو زبان اور اہل ملک کو جو کچہ بیش بہا نفعے پہونچے ہین وہ ظاہر ہین مگر جاننے والے جانتے ہین کہ پورے فرایض اور تقاضے ادا کرنے والے اخبار اور رسالے ابہی تک بہت کم شایع ہوے ناظرین معاف فرماوین تو یہ کہنا ہی کچہ بے موقع نہ ہوگا کہ بعض اخبار اور رسالے ملک سے بہی ایسے نکلے کہ جنہون نے اردو زبان کو خراب ہی نہین کردیا بلکہ پایہ اعتبار سے گراکر بیوقعتی کے دایرہ مین پہنچادیا لہذا زمانہ کی ضرورت سے مجبور ہوکر ہمنے

قصہ کیا ہے کہ ایک رسالہ چودھوین صدی کے نام
سے شایع کرین جو اپنے رنگ مین ایک ہی ہو۔ یہ رسالہ
کچھ نفع دانی کی غرض سے شایع نہین کیا جاتا ہے بلکہ اسکا
اسی ہوشیار ملک اور قوم کی بہبود اور اردو زبان کی
ترقی ہے اس مین وفعات ذیل کی پابندی کیجاویگی
(۱) سلیس اور پراثر اردو کا لحاظ رہیگا ملکی زبان کی
ترقی کے علاوہ اثر مین کامیاب ہو۔ (۲) مسلمانون
کے باہمی اتفاق بڑہانے مین کوشش کرنا اسکا اول فرض
ہوگا (۳) خیال انشا پردازی کے پراثر مضامین جو
دلون مین جوش پیدا کرین ہمیشہ شایع ہوتے رہین
(۴) اسلام کی گذشتہ حالتون کی تصویرین مضامین
کے ذریعے سے دکہاکر قوم پر اثر ڈالا جاویگا۔ (۵)
پر مغز اور نکل جو خواب غفلت مین سونے والے اہل
اسلام کو چونکاوین اسمین شامل رہین گے (۶) کمیاب
اور ضروری تاریخون کا سلسلہ بہی اس مین دیا
جاویگا (۷) انجمن اسلامیہ رامپور کی کارروائی
اور وہ عمدہ اسپیچین جو جلسون مین وقتاً فوقتاً
پڑہی جاوینگے اس مین شایع ہوا کرین گے (۸)
اگر ملک نے اس رسالہ کو قدردانی سے اپنی میزون
پر جگہ دی تو اس کے ساتہ بطور ضمیمہ پرجوش ناول
کا سلسلہ بہی شامل کر دیا جاویگا۔ ابہی یہ کیونکر کہا
جاسکے کہ یہ رسالہ اپنے مقاصد مین کس حد تک کامیاب
ہوگا ہان جب کوئی کارنمایان اس سے ظہور مین
آئے اور جو کچھ ظاہر کیا گیا ہے وہ کر دکہائے تو
اسوقت البتہ قابل عزت ہوگا ہم اور کچھ نہین چاہتے
ہر فرد ناظرین اشتہار سے ایک کاپی طلب فرماکر دیکھ
لین کہ یہ کچھ کام کی چیز ہے یا نہین اگر مطلب کا ہو تو قدردانی
فرمائین نہین تو رسالہ واپس دین قیمت علاوہ محصول
ڈاک عائد سالانہ ہے۔ پہلا پرچہ یکم مئی ۱۸۸۹ء کو شایع ہوگا

المشتہر

ریاض الدین احمد انسپکٹر مدارس ریاست رامپور رو ہیلکھنڈ
و مالک رسالہ چودھوین صدی رامپور مراد آباد۔

شرح دیوان حماسہ

یہ کتاب شرح ہے حامل للمتن دیوان حماسہ کی جو کہ تالیف
امام الشعرا ابو التمام الطائی کا ہے یہ کتاب ایک عمدہ
درسی ہے اور اسکے پڑہنے سے عادات واطوار و محاورات
عرب عربا پر عموماً اور حالات و خیالات اہل جاہلیت پر
خصوصاً پوری پوری واقفیت ہوتی ہے۔ یہ دیوان
اشعار معلقہ ایام جاہلیت یعنے قبل ظہور اسلام و اشعار
مشکلہ قرون اولی کا مجموعہ ہے اور اسی لئے نہایت
شرح طلب۔ علمائے سلف جزاہم اللہ تعالیٰ نے اوسکی
شروح متعدد عربی زبان مین ایسی لکہین کہ جنکا سمجہنا
بجائے خود دشواریون سے خالی نہین۔ ضرورت عام
تہی کہ اسکی ایک شرح مطلب خیز اردو سہل و صاف
مین لکہی جاے۔ الحمد للہ کہ اندنون ایک بہت بڑے
نامور فاضل ادیب مولوی ذوالفقار علی صاحب
دیوبندی نے شرح اس دیوان کی لکہی جسکا نام
تسہیل الدراسہ رکہا اصل شعر بخط نسخ جلی ہے اور
اسکے نیچے حل لغات و تحقیق محاورات عربی زبان مین
کیا گیا ہے اور اوس کے بعد اوسی شعر کا ترجمہ آسان

مطلب تیز اردو مین لکھا ہے گویا کہ ہر شعر کی دو شرح ہین ایک عربی اور دوسری اردو شارح نے اس دیوان مغلق کی شرح کو ایسی شرح وبسط سے لکھا ہے کہ اب اوس کے پڑھنے پڑھانے مین جو دقتین واقع ہوتی تہین سب رفع ہوگئین اساتذہ وتلامذہ دونون کے لئے یہ شرح مفید وکارآمد ہے اس مطبع مین یہ شرح چھپنا شروع ہوگئی ہے چنانچہ ایک جزو اعظم اسکا باب حماسہ کو جو کہ ۱۵ جز تقطیع ۲۲ ۲۹ پر آیا ہے طبع ہوگیا۔ یہ پوری کتاب ۲۲-۲۹ تقطیع پر تخمیناً قریب ۴۰ جز کی ضخامت مین ہوگی اور قیمت اسکی دو روپیہ آٹھ دوران طبع مین ہے جو صاحب اپنی درخواست خریداری ۳۱ اگست ۱۸۸۹ء تک مطبع ہذا مین بھیجینگے دو روپیہ آٹھ آنہ کو بوقت طیاری پیچہ لیگی۔ ورنہ سے روپیہ کو۔

العبد - عبدالاحد مطبع مجتبائی دہلی ۔ ۴ جون ۱۸۸۹ء

اشتہار کتب جدید

مندرجہ ذیل کتابین مطبع رضوی واخبار خیر خواہ عالم دہلی مین چھپی ہین جن صاحبون کو مطلوب ہون سید میر حسن مہتمم مطبع مذکور سے طلب فرمائین لیکن ایک خیال رہے اگر ان کتابون مین سے کوی کتاب دوسری جگہ سے لیجائے اوسپر مطبع رضوی یا مہتمم کا نام ضرور دیکھہ لینا چاہئے کیونکہ بعض کتب مثل جواہر خمسہ وغیرہ نقلی بھی چھپ گئی ہین جو بجاے اصلی کے فروخت کی جاتی ہین سواے ان کتابون کے دیگر سب طرح کی کتابین مطبوعہ لکھنؤ وکانپور وغیرہ بھی بکفایت روانہ ہوسکتی ہین تفصیل کتب جدیدیہ ہے۔

افضل الفواید ملفوظات حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس سرہ اس کتاب مین حضرت امیر خسرو نے یوم حاضری سے آخر تک ان فواید ومقالات کا ذکر کیا ہے جو حضرت محبوب الٰہی نے ارشاد فرمائے اور ہر ایک بیان کو تاریخوار لکھا ہے قیمت کاغذ خانی ۸ر کاغذ سفید ۱۰ر مفتاح العاشقین ملفوظات حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی اردو ۱۰ر جواہر خمسہ حضرت محمد غوث گوالیاری رح معہ احسن الاعمال حصہ دوم ۵ر وفواید حسینیہ حصہ سوم ۸ر اعمال مجربہ ونقوش طریقہ سلب وامراض واستخراج کواکب متعلق اعمال علوی وفواید رباعیات حضرت سلطان ابوسعید ابوالخیر وپند ونصایح ونکات تصوف وغیرہ کے بیان مین قیمت ہر حصہ ۱۳ر انیس الارواح اردو ملفوظات حضرت عثمان خواجہ ہارونی مصنفہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح قیمتہ ۱ر مرقعہ شریف اعمال مجربہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ قیمت ۴ر۔ اقسام الطعام (خوان نعمت کلان) جسمین قدیم وجدید ساذھے پانسو نسخے انگریزی وہندوستانی کھانون متہائیون حلون ماءاللحم مربہ اچار معجون وغیرہ کے درج ہین اور تحت اکثر نسخون کے اوسکے خواص وفوائد طبیہ بھی لکھدئے گئے ہین قیمت ۱۲ر تدبیر احسن عورتون بچون کے علاج مین ہر متاہل وصاحب اولاد کے لئے نہایت مفید کتاب قیمت ۱۲ر خلاصۂ تواریخ تذکرہ مشایخ چشتہ اردو قیمت ۲ر تاریخ تحقیق زبان اردو قیمت ۸ر رسالہ قیافہ معہ سوال جواب طبیہ ترجمہ کتاب فلاسفہ یونان قیمت ۱ر فرح الانسان عجیب فواید اوویہ پڑھنے کے لایق ارفتوحات فیروزشاہی

بکو وزیر وزشاہ شطرنج ۲ر بزم میلاد
مجلس میں پڑھنے کے لایق قیمت ۱ر اعجاز عیسوی
مواوی رحمت اللہ صاحب ۵ر تردید پادریان واثبات تحریف
کتب سابقہ ۳ر عجیب نکات عبد ۱ر ابطال التثلیث
قیمت ۳ر حقانیت اسلام جواب سوالات پادریان
قیمت ۳ر دفع التلبیسات جواب رسالہ پادری
عماد الدین در ثبوت نبوت محمدی ۶ر فرایض محمدیہ
تقسیم ترکہ مین اسلان کتاب ۶ر غیبلہ ہائیکدرت آسمانی
مباحثہ مسلمان وعیسائی ۱ر گلدستہ معرفت ۱ر
ترکہ ہند تواریخ قدیم اہل ہنود ترجمہ سنسکرت قیمت ۴ر
ہفتے ہفتہ پیکا اخبار الموسوم چترا پرزا یا شاہجہان
آباد پنج یہ پرچہ بطور ضمیمہ اخبار خیر خواہ عالم اس مطبع سے
نکلتا ہے ظرافت وخوش طبعی مین اپنا جواب نہین رکھتا
دہلی کی زبان کا مزا دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت روشنا
سے ۱ر سال۔ عام شایقین سے ۱ر طلبا سے ۱ر
خریداران خیر خواہ عالم کو برعایت خاص۔ خیر خواہ عالم
یہ اخبار ۱۸۷۲ء سے جاری ہے تقطیع کلان ۱ صفحہ پر
طبع ہوتا ہے اور اسکے مضامین خبرین وغیرہ بکثرت
درج ہوتی ہین قیمت عام معہ محصول ۱ر سال۔
المشتہر محمد میر حسن مالک مطبع رضوی وخیر خواہ عالم

جھوٹے اور سچے اشتہار

آج کل کے جھوٹے اشتہارون نے سچے اشتہارون کی
بھی قدر کم کردی اب ہم حیران ہین کہ کسطرح اعتبار
دلاکر اپنا نفع حاصل کرین اور دوسرون کو فائدہ
پہونچائین اگر کتاب کا مختصر حال مشتہر کرین تو شایقین

آواز کے سن کر فریب سے آگاہ نہین ہوتی اور مضمون نہین
تو مبالغہ سمجھا جاتا ہے۔ غیر ہو چاہے کوئی سچے ہم شکر
کرتے ہین کہ ہماری معرفت کتب مصنفہ ڈاکٹر سید غلام
حسین صاحب فروخت ہوتی ہین جو مگانے سے ملتے ہین ان
مین سے ایک یہ ہے ۱ر رسالہ بدہضمی ایسا تو دنیا
مین شاید کوئی ہو کہ جسکو تمام عمر مین ایکبار بھی بدہضمی
کی شکایت نہوئی ہو مگر اسباب سے کم واقف ہین کہ یہ عارضہ
بیکرون بیماریون کی جڑ ہے اور رفتہ رفتہ اسکے برے
نتایج باعث ہلاکت ہوتے ہین پس اس پر نے گیارہ جز کے
اردو کے رسالہ بدہضمی مین ڈاکٹری یونانی بیدک کی
رو سے اس موذی مرض کا بیان یعنے بدہضمی سے بچنے
کی تدبیر۔ علامات علاج۔ غذا کا پرہیز۔ اسباب۔ اقسام
انجام۔ آلات الہضم کی تشریح واعمال کا ذکر ہے اور اسی
ضمن مین بشر کی امراض مثلاً دردسر۔ دوران سر۔ بدخوابی
میراق۔ تشنج۔ کہانسی۔ درد دل۔ منہ کے چھالے۔
کمزوری وغیرہ کا حال و علاج بھی مندرج ہے اور چونکہ
بچون وحاملہ عورتون کی بدہضمی کا علاج خاص طور پر
کیا جاتا ہے لہذا انکا بیان جدا لکھا ہے ڈاکٹری وبیدک
وغیرہ کے نسخے اور یونانی نسخے جن کا معالجہ مین ذکر
ہوا ہے ان کے بنانے کی ترکیب بھی درج ہے۔
الغرض یہ نادر مجموعہ ڈاکٹر سید غلام حسین کی
تازہ تصنیف ہے جس کی اصل قیمت ۱۲۔ آنے اور
محصول ویلیو پے ایبل کا خرچ تین آنے۔

المشتہر
سید محفوظ حسین سید نیر حسین۔ مقام سہسنہ ضلع گورکھپور۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔